وارانسی میں کتنے فرق سے جیتیں گے مودی؟

ہندوستان بھر کے سیاسی لیڈراور ماہرین جن میں مرکزی وزیر برائے امور خارجہ ایس جے شنکر، پیوش گوئل، مدھیہ پردیش کے وزیراعلیٰ موہن یادو، اترپردیش کے نائب وزیراعلیٰ برجیش پاٹھک اور کیشو پرساد موریہ کے علاوہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر جے پی نڈا شامل ہیں۔ اس دوران زیادہ تر لیڈران، طلبا، تاجروں، فنکاروں اور بنکروں سے ملاقات کرکے وزیراعظم نریندر مودی کے حق میں مہم چلارہے ہیں۔ اس دوران وارانسی میں پہنچنے والا ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو گجرات سے پہنچ رہا ہے اور ان کے لیے کئی مقامات پر مذہبی تقاریب کا انعقاد ہورہا ہے اور یہ لوگ وزیراعظم نریندر مودی کو پچھلی دفعہ سے زیادہ ووٹوں سے کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس دوران جنوبی ہندوستان سے کچھ ایسے فنکار پہنچ رہے ہیں جو کہ موسیقار اور فنکار ہیں جو تمل اور وارانسی کے تہذیبی اور ثقافتی اقدار کے امتزاج کا مظاہرہ کریں گے۔

وزیر اعظم مودی وارانسی سے اس مرتبہ کتنے ووٹوں سے کامیاب ہوں گے۔ اس بارے میں کئی حلقوں میں قیاس آرائیاں لگائی جارہی ہیں۔ کئی لوگ کہہ رہے ہیں کہ وہ لگاتار تیسری مرتبہ جب کامیاب ہوں گے تو جیت کا فرق 10لاکھ سے زیادہ کا ہوگا یا اس کے آس پاس کا ہوگا۔ اس دوران پورے ملک سے بی جے پی کے ورکر اور ان کے شیدائی وارانسی پہنچنے شروع ہوچکے ہیں۔

ہندوستان کے بھر کے سیاسی لیڈراور ماہرین جن میں مرکزی وزیر برائے امور خارجہ ایس جے شنکر، پیوش گوئل، مدھیہ پردیش کے وزیراعلیٰ موہن یادو، اترپردیش کے نائب وزیراعلیٰ برجیش پھاٹک اور کیشو پرساد موریہ کے علاوہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر جے پی نڈا شامل ہیں۔ اس دوران زیادہ تر اہم شخصیات طلباء، تاجروں، فنکاروں اور بنکروں سے ملاقات کرکے وزیراعظم نریندر مودی کے حق میں مہم چلارہے ہیں۔ اس دوران وارانسی میں پہنچنے والا ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو گجرات سے پہنچ رہا ہے اور ان کے لیے کئی مقامات پر مذہبی تقاریب کا انعقاد ہورہا ہے اور یہ لوگ وزیراعظم نریندر مودی کو پچھلی دفعہ سے زیادہ ووٹوں سے کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس دوران جنوبی ہندوستان سے کچھ ایسے فنکار پہنچ رہے ہیں جو کہ موسیقار اور فنکار ہیں جو تمل اور وارانسی کے تہذیبی اور ثقافتی اقدار کے امتزاج کا مظاہرہ کریں گے۔

اس موقع پر وارانسی میں اس طرح کا ایک غیر معمولی سنگم دیکھنے کو ملے گا۔ بی جے پی کے ترجمان کے کے شرما کا کہنا ہے کہ پچھلے 10 سال میں وارانسی میں غیر معمولی ترقیاتی کام ہوئے ہیں اور وزیراعظم نے وعدے سے زیادہ کام کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس وقت وارانسی میں جو ثقافتی منظرنامہ ہے وہ بڑا شاندار ہے۔ آج اس ممتاز سرزمین پر بنیادی ڈھانچہ بہت زیادہ مضبوط ہوگیا ہے اور سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب لوگ غروب آفتاب کے بعد گھروں سے نکلتے نہیں تھے مگر اب منظرنامہ بالکل بدل گیا ہے۔ آرتی کے لیے رات کو ڈھائی تین بجے عقیدتمند پہنچ جاتے ہیں، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وارانسی میں امن وقانون کی صورت حال بہت اچھی ہوگئی ہے۔

ایک مقامی سماجوادی لیڈر نے نام نہ بتانے کی شرط پر کہا ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی نے وارانسی کو ایک گھریلو سیاحی مقام سے بدل کر بین الاقوامی منزل میں تبدیل کردیا ہے۔ وارانسی میں بہت سے سربراہان مملکت تشریف لاچکے ہیں اور اس طرح غیر ملکی سیاحوں کی آمد لگاتار بڑھ رہی ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اگرچہ کچھ لوگ وزیراعظم کے خلاف الیکشن لڑرہے ہیں، مگر یہ مقابلہ ان معنوں میں غیر حقیقی ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی میدان میں ہیں۔

وارانسی کے لوگوں کا کہنا ہے کہ سوال یہ نہیں ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی تیسری مرتبہ الیکشن جیتیں گے یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ وہ پچھلے الیکشن کے مقابلے میں کتنے بڑے فرق سے فتح درج کرائیں گے۔ کئی لوگ یہ دعویٰ کررہے ہیں کہ وزیراعظم نریندر مودی 10لاکھ سے زیادہ فرق سے الیکشن جیتیں گے۔ جتنے بھی ووٹوں میں اضافہ ہوجائے وہ وزیراعظم کے لیے ہمارا ایک تحفہ ہوگا۔ ایک مقامی تاجر لوکیش مجمدار کا کہنا ہے کہ اس دفعہ یہاں کے لوگ اس الیکشن کو ایک بڑے جشن کے طور پر منا رہے ہیں۔

2014 میں وزیراعظم نے دہلی کے وزیراعلیٰ کے خلاف الیکشن لڑتے ہوئے 56.73 فیصد ووٹ حاصل کیا تھا۔ بعد میں 2019 میں ان کا ووٹ شیئر بڑھ کر 63.6 فیصد ہوگیا۔ اس دفعہ ان کے خلاف الیکشن لڑنے والوں کی تعداد 8 ہے جبکہ 2019 میں 26 اور 2014 میں 42 تھی۔ الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ کے مطابق وزیراعظم کے خلاف اس مرتبہ 55 لوگوں نے پرچے داخل کیے تھے، مگر صرف 8 امیدواروں کے پرچے ہی درست پائے گئے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ ریاست کے عوام اس مرتبہ وارانسی کے منظرنامے کو بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں۔ کانگریس نے اجے رائے کو کھڑا کیا ہے۔ وہ انڈیا بلاک کا حصہ ہے۔ بی ایس پی کے امیدوار اطہر جمال لہری ہیں۔ یہ دونوں امیدوار مقابلے میں بھی نہیں آرہے ہیں۔ یہ لوگ بھی جانتے ہیں کہ وہ مقابلے میں کہیں نہیں کھڑے ہیں۔

اپوزیشن کی انتخابی مہم بالکل ہی دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ ان امیدواروں کے حمایتوں کا کہنا ہے کہ یہ لوگ عام شہر سے ہٹ کر دیہی اور نواحی علاقوں میں خاص کر کے قرب جوار کے گاؤں میں سرگرم ہیں۔ سماجوادی پارٹی، بی ایس پی اور کانگریس کا سارا فوکس دیہی علاقوں کی طرف مرکوز ہے۔

وارانسی کے لوگوں کا کہنا ہے کہ سوال یہ نہیں ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی تیسری مرتبہ الیکشن جیتیں گے یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ وہ پچھلے الیکشن کے مقابلے میں کتنے بڑے فرق سے فتح درج کرائیں گے۔ کئی لوگ یہ دعویٰ کررہے ہیں کہ وزیراعظم نریندر مودی 10لاکھ سے زیادہ فرق سے الیکشن جیتیں گے۔ جتنے بھی ووٹوں میں اضافہ ہوجائے وہ وزیراعظم کے لیے ہمارا ایک تحفہ ہوگا۔ ایک مقامی تاجر لوکیش مجمدار کا کہنا ہے کہ اس دفعہ یہاں کے لوگ اس الیکشن کو ایک بڑے جشن کے طور پر منا رہے ہیں۔

انڈیا بلاک کے امیدوار ایسے مقابلے میں کھڑے ہیں کہ جس میں ان کی کامیابی کا امکان صفر ہے۔ کانگریس کی لیڈر پرینکا گاندھی، سماجوادی کی لیڈر ڈمپل نے یہاں پر ایک روڈ شو کیا تھا۔ اکھلیش یادو اور راہل گاندھی بھی مہم چلائیں گے مگر ان کی انتخابی مہم جلسوں، ریلیوں میں عوام کا ہجوم تو دکھائی دیتا ہے مگر یہ ہجوم کیا اصل میں اپوزیشن کے امیدواروں کو ووٹ ڈلوا پائے گا۔ یہ ایک بڑا سوال ہے۔ وزیراعظم کے وارانسی سے الیکشن لڑنے سے پورا پروانچل میں فضا بدلے گی اور اس کا اثر دور تک دکھائی دے گی۔

مرزاپور کے مثلث میں کون جیتے گا؟

اترپردیش کے مرزاپور پارلیمانی حلقے پر مقابلہ دلچسپ ہوتا جارہا ہے۔ یہاں این ڈی اے امیدوار کے طور پر اپنا دل سپریمو انوپریا پٹیل میدان میں ہیں تو انڈیا اتحاد سے ایس پی کے رمیش بند انہیں چیلنج پیش کررہے ہیں۔ بی ایس پی امیدوار منیش تیوار الیکشن کو سہ رخی بنانے کی کوشش میں ہیں۔ پوروانچل کی دیگر سیٹوں سے مرزاپور سیٹ بھی الگ نہیں ہے۔ ذات فیکٹر یہاں بھی حاوی ہے ۔ جیت ہار کے قیاس اسی بنیاد پر لگائے جارہے ہیں ۔ کہنے کو قومی اور بین الاقوامی سمیت دیگر موضوعات کا ذکر ہے لیکن آخری بات کس برادری کا کتنا ووٹ ہے بات اسی پر آ کر رک جاتی ہے۔

سیاسی پارٹیاں بھی اسی بنیاد پر ٹکٹ دیا ہے۔ کرمی اکثیریت اس سیٹ پر خود میدان میں ہیں تو ایس پی بھی ضلع میں کرمی کے بعد پسماندہ طبقے کی سب سے بڑی ذات بند کو میدان میں اتار کر لڑائی کو برابر کا بنادیا ہے۔ انوپریا مرکزی وزیر ہیں۔ مقامی لوگ خصوصی توقع لگارہے ہیں۔ حالانکہ

سیاسی پارٹیوں کو بھی اسی بنیاد پر ٹکٹ دیا ہے۔ کرمی اکثیریت اس سیٹ پر خود میدان میں ہے تو ایس پی بھی ضلع میں کرمی کے بعد پسماندہ طبقے کی سب سے بڑی ذات بند کو میدان میں اتار کر لڑائی کو برار کا بنا دیا ہے۔ انوپریا مرکزی وزیر ہیں۔

ان کے میعاد کار میں ترقیاتی کافی ہوئے ہیں۔ اور یہ کام انہیں بہت سہارا دے رہا ہے۔ ترقیات کام شمار بھی کرارہی ہیں۔ جس کا جواب اپوزیشن کے پاس نہیں ہے۔ اس بار کی کامیابی کی صورت میں انوپریا جیت کی ہیٹرک لگائیں گی۔ دوسری جانب بی جے پی کے بھدوہی سیٹ سے موجوہ ایم پی رمیش بند اب مرزاپور سیٹ سے ایس پی امیدوار ہیں۔ وہ تین بار یہاں بی ایس پی سے ایم

ایل اے رہے ہیں۔ اپنی برادری میں اچھی پکڑ بھی رکھتے ہیں۔ لیکن بی ایس پی میں رہتے ہوئے برہمن پران کے تبصرے نے اب صرف پسماندہ دلتوں کے درمیان کا چھوڑ رکھا ہے۔ بی ایس پی نے ضلع میں کرمی سماج کے بعد سب سے زیادہ ووٹر برہمن منیش تیواری کو ٹکٹ دیا۔ یہاں بی ایس پی برہمن، دلت اور اقلیتی سماج کو دھیان میں رکھا ہے ۔ یہاں پر سیدھی لڑائی اپنا دل اور ایس پی کے درمیان دکھ رہی ہے۔ بی ایس پی امیدوار کو لوگ نوٹس میں نہیں لے رہے ہیں۔

مرزاپور: کس طبقہ کی کتنی ہے آبادی

کرمی	تین لاکھ 5ہزار
برہمن	ایک لاکھ 55ہزار
بند	ایک لاکھ 45ہزار
ویشہ	ایک لاکھ 40ہزار
موریہ	ایک لاکھ 20ہزار
کول	ایک لاکھ 15ہزار
یادو	85ہزار

یہاں کل 1897805 ووٹر ہیں۔ جن میں ایک اندازے کے مطابق دلت 480000 کرمی تین لاکھ پچاس ہزار برہمن تقریبا دولاکھ بند، ایک لاکھ 45 ہزار یادو، 85ہزار مسلم، 01لاکھ 40ہزار او بی سی کو مانا جاتا ہے۔ ایس پی کا بیس ووٹ یادو اور مسلم یہاں کافی تعداد میں نہیں ہے۔ لہذا ذات کی صف بندی ان کے مطابق نہیں ہے۔ دوسری طرف بی جے پی کے بیس ووٹ کے ساتھ کرمی ووٹ ذات صف بندی میں آگے کردے رہا ہے۔ یہاں تقریبا ایک لاکھ ویشیہ اور چھتری ووٹ مودی کے مستفیدین کا ووت جو دلت زیادہ ہے اپنا دل کی حمایت میں ہیں۔ راجا بھیا معاملے سے یہاں ایس پی کو خاص فائدہ نہیں مل رہا ہے۔ بلکہ یہ انوپریا کی حمایت میں کرمی ووٹروں کو متحد کردے گا۔ اس سیٹ سے پھولن دیوی دومرتبہ 1996 اور 1999 میں ممبر پارلیمنٹ چنی گئیں تھیں۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی کے ٹکٹ پر یہ الیکشن جیتا تھا۔

امرتسر پارلیمانی حلقہ میں ہوگا دلچسپ مقابلہ

پنجاب کی 13 لوک سبھا میں یکم جون کو الیکشن ہوگا۔ لوک سبھا انتخابات کے سب سے آخری مرحلے میں پنجاب کے تمام حلقوں میں اور مغربی بنگال کے کئی حساس علاقوں میں الیکشن ہونا ہے۔ اس مرتبہ پنجاب کے امرتسر پارلیمانی حلقے میں الیکشن ہوگا اور جس کی بازگشت شمالی ہندوستان میں محسوس کی جائے گی۔ اس مرتبہ امرتسر میں سینئر سابق سفارتکار ترن جیت سنگھ سندھو بی جے پی کے امیدوار بنائے گئے ہیں۔ وہ ایک نرم گفتار سیاست داں اور سفارتکار ہیں۔ وہ ہندوستان اور امریکہ کے امور کے ماہر ہیں۔ اس لوک سبھا سیٹ پر بی جے پی کے کئی امیدوار الیکشن لڑچکے ہیں۔ ان میں اہم نام ارون

واگھہ بارڈر

جیٹلی اور موجودہ مرکزی وزیر ہردیپ پوری کا ہے۔ ہردیپ پوری بھی سابق سفارتکار ہیں۔ آنجہانی ارون جیٹلی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اور بی جے پی کے اعلیٰ سطح کے لیڈروں میں شمار کیے جاتے تھے۔ امرتسر کی سیٹ پر چار رخی مقابلہ ہے ۔ کانگریس، حکمراں عام آدمی پارٹی، بی جے پی اور شرومنی اکالی دل شامل ہیں۔ ایک دور میں شرومنی اکالی دل اور بی جے پی میں مفاہمت تھی مگر اس دفعہ دونوں پارٹیاں الگ الگ الیکشن لڑرہی ہیں۔ علاوہ ازیں دہلی اور ہریانہ میں عام آدمی پارٹی اور کانگریس کے درمیان سمجھوتہ ہے مگر پنجاب میں دونوں پارٹیاں الگ الگ الیکشن لڑرہی ہیں۔ اس طرح اس حلقہ انتخاب میں بھی چار رخی مقابلہ ہے۔ امرتسر کا حلقہ جاٹو کا اثرورسوخ والا ہے۔ اس حلقہ کی نمائندگی 2004 اور 2014 میں نوجوت سنگھ سدھو کرچکے ہیں۔ ان 2004 اور 2014 میں وہ بی جے پی کے امیدوار کے طور پر الیکشن لڑچکے ہیں۔ اب سدھو کانگریس میں ہے مگر وہ انتخابی منظرنامے سے بہت دور ہیں۔ ہردیپ پوری نے 2019 کے الیکشن میں اس وقت الیکشن ہار گئے تھے جب پورے ملک میں مودی کی لہر چل رہی تھی۔ اس وقت انہوں نے 99ہزار سے زیادہ ووٹوں سے شکست کھائی تھی۔ بی جے پی کو لگتا ہے کہ اس مرتبہ ان کا امیدوار شاندار طریقے سے کامیاب ہوگا۔ امرتسر میں بی جے پی شہری ہندو ووٹروں کی حمایت پر تکیہ کیے ہوئے ہیں۔ سندھو کو ان ووٹروں سے حمایت مل سکتی ہے جو امرتسر کے فصیل بند شہر میں سکھوں کی کئی تنظیمیں اور ادارے ہیں ان میں سے اکالی تخت سے تعلق رکھنے والے ووٹر شامل ہیں، بتادیں کہ یہ سکھوں کا مقدس ترین ادارہ ہے۔ اکالی تخت کے علاوہ شرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ سکھوں کا ایوان ہے اور سکھوں کے مذہبی امور میں اس کو کافی عمل دخل حاصل ہے۔ یہ ایس جی پی سی گرورام داس نے قائم کیا تھا وہ سکھوں کے چوتھے گرو تھے۔ وہیں یہاں عام آدمی پارٹی نے پنجاب کے کابینی وزیر کلدیپ سنگھ ڈھالیوال کو امیدوار بنایا ہے جبکہ اکالی دل نے ایک ہندو لیڈر انل جوشی کو ٹکٹ دیا ہے۔ انل جوشی دو مرتبہ امرتسر کے شمالی حلقے سے بی جے پی کی ٹکٹ پر الیکشن لڑچکے ہیں وہ شرومنی اکالی دل اور بی جے پی کی حکومت میں منسٹر رہ چکے ہیں۔ جوشی کو بی جے پی کی اعلیٰ قیادت کے خلاف بیان بازی کرنے پر 6 سال کے لیے باہر نکال دیا گیا تھا۔ اب وہ شرومنی اکالی دل کے ٹکٹ پر الیکشن لڑرہے ہیں۔ جوشی کا کہنا ہے کہ وہ امرتسر کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے، روزگار کے مواقع پیدا کرنے، امن وقانون کی صورت حال کو بہتر بنانے کے علاوہ منشیات کی روک تھام کے لیے کارروائی کریں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارا منصوبہ امرتسر کو ہیلتھ کیئر کی سیاحت کا مرکز بنانے کا ہے۔ اس حلقے میں شیڈول کاسٹ کی آبادی 32 فیصد ہے جو کہ ریاست میں سب سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابوظہبی کی انٹرنیشنل کمپنی لولو گروپ نے یہاں پر ایک فوڈ پروسیسنگ پلانٹ لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جوشی کا کہنا ہے کہ گزشتہ 10 سال میں امرتسر کے ممبر پارلیمنٹ نے مقامی سطح کی انڈسٹریز کچھ کھڑا کرنے میں کوئی رول ادا نہیں کیا ہے۔

امرتسر کی سیٹ پر چار رخی مقابلہ ہے۔ کانگریس، حکمران عام آدمی پارٹی، بی جے پی اور شرومنی اکالی دل شامل ہیں۔ ایک دور میں شرومنی اکالی دل اور بی جے پی میں مفاہمت تھی مگر اس دفعہ دونوں پارٹیاں الگ الگ الیکشن لڑ رہی ہیں۔ علاوہ ازیں دہلی اور ہریانہ میں عام آدمی پارٹی اور کانگریس کے درمیان سمجھوتہ ہے مگر پنجاب میں دونوں پارٹیاں الگ الگ الیکشن لڑ رہی ہیں۔ اس طرح اس حلقہ انتخاب میں بھی چار رخی مقابلہ ہے۔ امرتسر کا حلقہ جاٹو کے اثرورسوخ والا ہے۔

امرتسر کی تاریخی خیر الدین جامع مسجد

بی جے پی کے امیدوار سندھو نے کہا ہے کہ وہ اٹاری بارڈر پر تجارت کو بہتر بنانے کے لیے کوششیں کررہے ہیں اور ان کا منصوبہ اس مقدس شہر کو اندور کی طرز پر صاف ستھرا اور خوبصورت بنانے کا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کانگریس کے ایم پی اجلا اور شرومنی اکالی دل نے پاکستان سے انٹی گریڈڈ چیک پوسٹ (آئی سی پی) سے تجارت کو کھولنے کا مطالبہ کیا ہے۔ سندھو ہردیپ پوری کے بعد ایسے دوسرے سیاست داں ہیں جنہوں نے سفارتکاری سے ریٹائرڈ منٹ کے بعد سیاست کو اپنا مشغلہ بنایا ہے۔ سندھو کا شمار سکھوں کے ایک اہم خاندان سے ہوتا ہے ان کے دادا تیجا سنگھ سمندری ایس ڈی پی کے بانیوں میں سے تھے۔ جبکہ ان کے والد بشن سنگھ سمندری گرونانک دیو یونیورسٹی کے بانی اور وائس چانسلر رہ چکے ہیں۔

پنجاب کے دو مرتبہ وزیراعلیٰ رہے کیپٹن امریندر سنگھ اس سیٹ پر دومرتبہ جیت چکے ہیں۔ انہوں نے ارون جیٹلی کو ایک لاکھ سے زائد ووٹوں سے ہرایا تھا۔ یہ وہ دور تھا کہ جب کانگریس شرومنی اکالی دل اور بی جے پی کی مشترکہ طاقت کے ساتھ برسرپیکار تھی۔ خیال رہے کہ امریندر سنگھ نے 2017 میں اسمبلی انتخابات سے قبل لوک سبھا کی ممبر شپ سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ اس کے بعد اجلا کو کانگریس نے امیدوار بنایا تھا۔ انہوں نے تقریباً دو لاکھ ووٹوں سے بی جے پی اور عام آدمی پارٹی کے امیدواروں کو شکست دی تھی۔ امرتسر سکھوں کی اکثریت والا حلقہ انتخاب ہے۔ 1952 کے بعد سے کانگریس پارٹی 12 مرتبہ یہاں سے نمائندگی کرچکی ہے۔ جبکہ چارمرتبہ بی جے پی یہاں سے الیکشن جیت چکی ہے۔ نوجوت سنگھ سدھو لگاتار تین مرتبہ اس سیٹ سے ایم پی منتخب ہوئے ہیں۔ امرتسر میں 9 اسمبلی حلقے ہیں جن میں سے 8 پر عام آدمی پارٹی کے ممبر اسمبلی کامیاب ہوئے تھے جبکہ اکالی دل کے لیڈر مجیٹھا اکالی دل کی ایک اسمبلی حلقہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔